© rasailojaraid.com

لے کر عورت کے گھر آتا ہے‘ اسے بیاہ کر لے جاتا ہے اور اس کے لئے سکونت اور نان نفقہ کا انتظام کرتا ہے۔ اس لیے آخرت میں بھی اس کی عظمتِ شان کو برقرار رکھنے کی خاطر صراحتہ" مردوں کیلئے نیک سیرت‘ شرمیلی نگاہوں والی اور خوبصورت خواتین کو نعمت قرار دیا گیا ہے۔ رہی خواتین کے لئے نیک سیرت اور خوبصورت مردوں کی نعمت‘ تو اس کی طرف ضمناً" اسی صراحت میں اشارہ کر دیا گیا۔ یہ اسلوب عورت کی پاکیزگی‘ تقدس اور شانِ حیا کے عین مطابق ہے۔ خصوصاً باکرہ عورت سے تو جب ایجاب و قبول کے وقت نکاح کا اِذن طلب کیا جاتا ہے تو وہ بسا اوقات زبان سے صراحتہ"اِذن دینے کی جرات بھی نہیں کرسکتی۔ اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "اِذْنُہَا صِمَاتُہَا" اس کی خاموشی کو اِذن قرار دیا ہے۔ ایسی صورت میں کیسے ایسا انداز اختیار کیا جاسکتا ہے جس سے جنّتی خواتین مردوں کی طلب گار نظر آئیں۔ یہ انداز مناسب نہ تھا۔ اس لیے سورۃ رحمان یا کسی دوسری سورت کے اسلوب کا اسلام کے مجموعی تہذیبی نظام اور اقدار کی روشنی میں مطالعہ کرنا چاہئے۔ اس اسلوب میں مرد اور عورت کے مقام‘ مزاج اور اوصاف کو ہر مقام پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ البتہ احادیث میں اس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ اس حقیقت کو سمجھنے کے بعد یہ اشکال باقی نہیں رہتا کہ سورۃ رحمان کے آخر میں ذکر کردہ نعمتیں مردوں کے لئے مخصوص ہیں۔ اس لئے ساری نعمتیں جو اس سورت میں ذکر کی گئی ہیں وہ بھی مردوں کے لئے مخصوص شمار نہ ہوں گی بلکہ اوّل سے لے کر آخر تک تمام نعمتیں مردوں اور عورتوں‘ دونوں کے لئے مشترک ہیں‘ حتیٰ کہ مردوں کے لئے نیک سیرت اور خوبصورت عورتیں اور عورتوں کے لئے نیک سیرت اور خوبصورت‘ مرد ہوں گے۔ اس لئے خواتین کو کسی قسم کے احساسِ محرومی کا شکار نہیں ہونا چاہئے‘ بلکہ انہیں قرآنی ارشاد "فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی" (آل عمران ۱۹۵) کو پیش نظر رکھ کر قرآن و حدیث کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

حرام مال کا اصل مَصرف

سوال: جدہ میں تحریکِ اسلامی کی تمام کارکنان اعانت دیتی ہیں جو کہ مختلف مدوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ ان میں وہ خواتین بھی ہیں جن کے شوہر بنک میں کام کرتے ہیں مگر تحریک کی ذمہ دار خواتین ان کے گھر جاکر پانی کا گلاس تک نہیں پیتیں‘ صرف اس بنا پر کہ ان کی آمدنی جائز نہیں ہے۔ یہ بتائیے کہ یہ ذمہ دار خواتین ان سے اعانت کیوں لیتی ہیں؟ جبکہ یہ رقم زکواۃ اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صدقات میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ پھر تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کی رقم شامل ہو جانے سے تمام رقوم ناپاک ہو گئیں؟

مجھے اس سوال کا جواب ضرور دیجیے تاکہ وہ بہنیں جن کے گھر کوئی آتا ہی نہیں، مطمئن ہو جائیں۔

جواب: حرام مال سے بچنا تو ایک صحیح طرزِ عمل ہے۔ اس پر نکیر کرنا مناسب نہیں ہے۔ اگر ایک صاحب بنک کی ملازمت کرتے ہیں اور بنک کی رقم سے مہمانوں کی تواضع کرتے ہیں، مہمانوں کو معلوم ہے کہ ان کی حرام مال سے ضیافت کی جارہی ہے تو انھیں اس سے احتراز کرنا چاہیے۔ البتہ اگر ایسے صاحب ہوں کہ ان کی کمائی خالص حرام کی نہ ہو یا وہ مہمانوں کو بطور خاص قرض لے کر حلال مال سے کھلاتے پلاتے ہوں تو ایسی صورت میں مہمانی قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایسے صاحب کو اس بات پر ناراض نہیں ہونا چاہیے کہ حلال و حرام کا امتیاز کرنے والے ان کے ہاں کھانے پینے سے احتراز کرتے ہیں۔

اعانت کا مسئلہ بالکل الگ ہے۔ اعانت میں حرام مال بھی لیا جا سکتا ہے۔ کہ حرام مال کا اصل مصرف فُقراء اور مساکین ہیں۔ اس لیے بنک ملازم سے فُقرا، مساکین اور شعبۂ خدمتِ خلق کی مد میں رقم لینا جائز ہے۔ دونوں مسئلوں کو آپس میں خَلط مَلط کرنا مناسب نہیں ہے۔

بقیہ: تفصیلی جائزہ

رنگین ڈیزائن والا ورق چسپاں، صفحات ۵۴۰۔ ضمیمۂ اغلاط بھی دیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲۰ روپے۔

مصنّفوں، مورّخوں، صحافیوں اساتذہ و طلبہ اور خواتین سب کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ یہ کتاب حالات کو سمجھنے کا اسلامی فکر کے مطابق ایک ٹھوس اور وَقیع نظریہ پیش کرتی ہے۔

© rasailojaraid.com